بحث ونظر
سلسلہ نمبر ۳

شیخ الحدیث مولانا لطافت الرحمٰن صاحب

اختلافِ مطالع پر غیر جمہوری رائے

مجلّہ "الحق" شمارہ ماہ دسمبر ۹۸ء میں محترم مفتی غلام قادر صاحب حقانی نے رویت ہلال کمیٹی پر یہ بحث چھیڑی ہے کہ رمضان وعیدین میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے یا نہیں؟ موصوف نے علمی فقہی لحاظ سے تو اچھی بحث کی ہے۔ عبارات اور حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے اور بتایا ہے کہ جمہور حنفیہ اور مالکیہ حنبلیہ کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے اور یہ قول مفتی بہ ہے آگے مفتی رشید احمد صاحب محترم کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ شوافع کے سوا اور کسی مذہب میں اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے۔

میں نے کم وبیش چالیس سال قبل رویت ہلال کمیٹی کے مسئلہ پر عربی میں ایک کتاب لکھی تھی، اس وقت میں دار العلوم ٹنڈوالہ یار میں تھا۔ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے کتاب کا نام "اشرف المقال فی مسئلۃ رویۃ الھلال" تجویز فرمایا اس کتاب میں میں نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے اور ائمہ اربعہ کی آراء وافکار کو جمع کیا ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ضروری ہے جس طرح کہ مفتی صاحب نے علامہ کاسانی صاحب بدائع کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ "ھذا اذا کانت المسافة بین البلدین قریبه لاتختلف فیه المطالع واما اذا کانت بعیدة فیعتبر فی اھل بلدة مطالع بلدھم دون البلاد الآخر"

بہر حال مسئلہ میں میرا مؤقف فقیہ اعظم صاحب بدائع ہی کا موقف ہے جسکو مفتی صاحب نے مذکورہ شمارہ "الحق" کے صفحہ ۵۰ پر نقل کیا ہے۔ دراصل بعض فقہاء کچھ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور اپنے مزعوم موقف کے بارہ میں محسوسات ومشاہدات کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں مثلاً ماٰنحن فیہ کا یہ مسئلہ تو زمین وآسمان کی ساخت اور نظام شمسی وقمری کا مسئلہ ہے اور واقعہ یہ ہے کہ جب کرہ زمین کا محیط کم وبیش چوبیس ہزار میل ہے تو اندریں حالات چاہے زمین متحرک ہو جبکہ جدید ذھن کا نظریہ ہے یا آسمان یعنی سورج حرکت میں ہو اور زمین اپنی ہی جگہ ہو جیسا کہ یہ پرانا نظریہ ہے جس کو مولانا عبد الحق صاحب خیر آبادی نے دس دلائل سے ثابت کیا ہے تو اگر سورج مغرب کو ایک گھنٹہ سفر

کرتا ہے تو اس کے نیچے ہزار میل کی مسافت کا آنا ضروری ہے گویا جب سورج دن کے بارہ بجے خط استواء پر ہو کر اکوڑہ خٹک کی سمت پر ہو تو چھ سات گھنٹہ مغرب کیطرف جانے کے بعد مغرب یعنی غروب شمس کا وقت ہوگا تو پھر اس حالت میں اکوڑہ خٹک کا مطلع شمس اور آگے بطور مثال ماسکوا اصطخر وغیرہ کا غروب شمس ایک وقت میں ہو سکتے ہیں؟ حاشاو کلا ہرگز نہیں ہو سکتے۔

پھر میری یہ عرضداشت کوئی تخمین نہیں ہے بلکہ کارخانہ عالم کے اس عظیم پرزے کے دوروں سے جو زمانہ بنتا ہے۔ لیل و نہار بنتے ہیں اور اس طرح سورج کے طلوع و غروب کے اختلاف کا تسلسل جاری و ساری ہے کیونکہ ع سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں

قرآن کریم کا ارشاد ہے "والشمس تجری لمستقرلها ذلک تقدیر العزیز العلیم" چنانچہ اختلاف مطالع کا نظریہ عین حقیقت اور مطابق شریعت ہے۔ میں تو ذاتی طور پر بعض فقہاء صاحبان کی نظریات تاویلات اور عبارات و اشارات پڑھکر حیران ہوتا ہوں ورنہ خود علم فقہ تو کتاب و سنت کے بعد ایک عظیم الشان راہ نما ہے۔ صاحب شامی نے خوب کہا ہے کہ:

اذا ما اعتز ذو علم بعلمٍ فعلم الفقه اولی باعتزاز
فکم طیب یطیب ولا کمسکٍ وکم طیر یطیر ولا کباز

رہے فقہاء کرام تو ظاہر ہے کہ ان میں بہت فقیہ اور مصنفین فقہ ایسے ہوتے ہیں جو فقہاء کرام کیلئے بدنامی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

میرے کتب خانہ میں علم فقہ کا ایک فارسی فتاویٰ ہے "فتاویٰ برھنہ" دو ضخیم جلدوں میں ہے اس میں ایسی باتیں ہیں کہ آپ پڑھ کر حیران ہونگے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ: امام ابو حنیفہؒ نے پیروں کی انگلیاں کا خلال اوپر کیطرف سے کیا حالانکہ صحیح کیفیت خلال اصابع الرجلین نیچے کیطرف سے کرنا تھا اور جب امام صاحبؒ کو اپنی اس غلطی کا احساس ہوا تو بیس سال کی فرض نمازوں کا اعادہ کیا۔ نیز یہی فقیہ اعظم فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہؒ کے سامنے نماز کے دوران بڑا سانپ گزرنے لگا تو امامؒ نے جوتا اٹھا کر سانپ کو مار ابلکہ مار ڈالا" فقیہ صاحب آگے فرماتے ہیں "وزنش کردند سیزدہ من بود" اب یہ بتایا جائے کہ امام رحمۃ اللہ علیہ کسی مسنون فعل کے خلال کی مقررہ کیفیت کے

بر خلاف کے ارتکاب مین بیس سال کی نمازوں کا اعادہ کر سکتے ہیں اور اس طرح امام اعظمؒ کا جو تا آج کا کلاشنکوف تھا جس سے امامؒ تیرہ من اژدھے کو نماز ہی کی حالت میں مار ڈالتے ہیں۔ نیز آپ دیکھیں ایک اور فقیہ صاحب شارح کنز صاحب جامع الرموز فرماتے ہیں کہ شیخ فانی کی عمر پچاس سالوں سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کی واہی تباہی باتوں کے سبب علامہ صاحب کبیری نے اس کو (قہستانی) کوہستانی کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ تو جاہل ہے۔ فقہ نہیں جانتا اور یہ کہتا ہے کہ اگر مقتدی لوگ دس افراد ہوں تو امام صاحب بیشک ان کیطرف رخ کر کے دعا کرے اور اگر دس افراد سے مقتدی کم ہیں تو امام قبلہ رخ ہو کر ہی دعا مانگے"۔ اس پر صاحب کبیری نے کہا ہے کہ ایک مومن کا احترام کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے اور امام اپنے ایک ماموم کو بھی رخ کر کے دعا مانگ لے گا کیونکہ امام کا قبلہ اور یمین و شمال تمام نماز کے بعد بدل جاتے ہیں نماز کے دوران کے بالکل بر عکس۔ غرض یہ کہ فقہاء کرام جن میں صاحب بدائع جیسے لوگ موجود ہیں وہ تو ماشاء اللہ صحیح راہنمائی کرتے ہیں" وماسوی اولیک فھم ہَمَج "روزہ کے دوران انجکشن کے بارے میں فقہاء کا جو کلیہ ہے وہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے بدائع ہی سے نقل کیا ہے کہ روزہ تو دخول من احد السبیلین سے ٹوٹ جاتا ہے جو سبیل معتاد ہیں جلد میں داخل کرنا غیر معتاد راستہ سے احد الجوفین میں دواء وغیرہ کا داخل ہونا مضطر نہیں ہے۔ پھر مفتی صاحب محترم نے اس سلسلہ میں مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے (علماء کا متفقہ فیصلہ) نقل کیا ہے، اس سے استدلال کرنا بھی عجیب وغریب ہے جب اس میں یہ لفظ بھی ہے کہ "حدود ولایت میں "جس کا صاف مقصد یہ ہے کہ خارج ولایت والوں کا مطلع اور ہے۔ اب یہ اختلاف مطالع ہے یا نہیں۔ "بینوا توجروا" خلاصہ یہ ہے کہ بلاد متباعدہ میں اختلاف مطالع کا ہونا اور اس کا ماننا فقیہ و عالم کیلئے بھی لازم ہے اور جو لوگ تمام بلاد ممالک کے مطالع و مغارب کو ایک قرار دیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اگرچہ میں ان کو غلط کار بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ ؎ خطائے بزرگان گرفتن خطاست

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆